بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ قادیان

یوم شنبہ

| جلد ۳۳ | ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش | ۱۹ صفر ۱۳۶۴ ہجری | ۳ فروری ۱۹۴۵ء | نمبر ۳۰ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور نے آج خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر بھی پڑھائی۔ پھر ۶ بجے شام ایک تقریب میں شمولیت فرمائی۔ اور نہایت اہم تقریر فرمائی۔ اس کا کسی قدر مفصل ذکر دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی سخت سردرد بخار اور رانتڑیوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

— آج ½۹ بجے صبح سے ½۱۲ بجے دن تک مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام محلہ دار الرحمت اور محلہ دار البرکات کی درمیانی سڑک پر وقار عمل منایا گیا۔ خدام و انصار اور اطفال نے آٹھ رو ملعب فٹ چوڑی اور ایک فرلانگ لمبی سڑک تیار کی۔ اختتام پر مہتمم صاحب وقار عمل نے جملہ اصحاب کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے دعا کی۔ — آج بعد نماز مغرب میاں محمود صاحب صاحب دار السعت نے اپنے بھائی محمد احمد صاحب موٹر ڈرائیور

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

# اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو

## تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سلسلہ کے کام خدا تعالےٰ کے ہیں جو سلسلہ کے کام کریگا۔ وہ اپنا اجر اللہ تعالےٰ سے پائیگا۔ اس کے لئے بار بار میں نے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تحریک جدید کی جب تحریک ہو۔ تو بعض دوست ثواب کے لئے خواہ کارکن ہوں یا نہ ہوں کام کے لئے آگے نکل آیا کریں۔ چنانچہ جب بھی ایسا ہوا ہے۔ غیر معمولی طور پر اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے کاموں میں برکت دیدی ہے۔ اب چونکہ دس سال پہلے دَور کے گذر چکے ہیں۔ غالباً دوستوں نے سمجھا ہے۔ کہ اب کام کا وقت گذر گیا ہے۔ حالانکہ جب کانٹا بدلتا ہے۔ وہی وقت خطرہ کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ کئی جماعتوں اور افراد میں سستی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور کئی جماعتوں اور افراد نے اپنے وعدے اب تک نہیں بھجوائے۔ کئی جماعتوں نے پوری تندہی سے کام نہیں کیا۔ حالانکہ یہ امر جماعت پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ ابھی اصل کام کی بنیادیں بھرنے میں بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے اور اب صرف چند دن وعدوں کے لکھوانے میں رہ گئے ہیں۔ جہاں ایک حصہ جماعت نے بے نظیر ایثار کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں دوسرے حصہ میں سستی بھی نظر آرہی ہے۔ گویا کہ وہ تھک گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور ان میں چستی پیدا کرے۔ عمل مقبول وہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو زیادہ قربانی کا موقعہ ملے۔ وہ عمل جس کے بعد انسان تھک جائے۔ ایک خطرہ کا الارم ہے۔ جس سے مومن کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک جدید کے تمام ان مجاہدوں کو جنہوں نے اب تک اپنے وعدے نہیں بھجوائے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جلد اپنے وعدے بھجوائیں۔ اور تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر فہرست نہیں بھجوائی۔ تو اب جلد مکمل کر کے بھجوا دیں۔ اور پہلے ناقص بھجوائی ہے۔ تو اب مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا مددگار ہو۔ میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے۔ کہ دوزخ پر انیس نگران ہونگے۔ پس میں نے چاہا کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے۔ تاکہ دوزخ کے دروازے اس کے لئے بند ہو جائیں۔ اور دوزخ کے انیس کے انیس داروغے بجائے ان کے دشمن کے ان کے دوست ہوں۔ اللہ تعالےٰ تمام تحریک کے مجاہدوں پر خواہ دفتر اول کے ہوں خواہ دفتر دوم کے اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے۔ اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے۔ اللّٰھم اٰمین۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد


ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔۔۔ ۱۹ صفر ۱۳۶۷ھ

# رشتہ داروں کو احمدی بنانے کی کامیاب اور مؤثر تجویز

(از ایڈیٹر)

اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ احمدیت کرنے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تجویز پچھلے دنوں ارشاد فرمائی۔ اس کے مؤثر اور کامیاب ہونے کے متعلق ایک گزشتہ پرچہ میں ایک مثال پیش کی جا چکی ہے۔ اور اُمید کی جا سکتی ہے۔ کہ جو اصحاب بھی پورے عزم اور استقلال کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہونگے وہ اس کے نہایت عمدہ نتائج دیکھینگے۔

ایک طرف تو حضور کی بیان فرمودہ یہ تجویز نہایت کامیاب اور موثر ہے۔ اور دوسری طرف مخالفین اس کی اہمیت اور قوت کا کھلم کھلا طور پر اعتراف کر رہے ہیں۔

چنانچہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۲۷ جون ۱۹۴۷ء کا وہ خطبہ جمعہ شائع ہوا۔ جس میں تبلیغ کے متعلق حضور کا یہ ارشاد درج ہے۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے صرف ایک دو فقرے اپنے اخبار میں اس عنوان سے درج کئے۔ کہ "ناظرین اہلحدیث ہوشیار ہو جائیں۔ مرزائیت کا بم آتا ہے" اور لکھا۔

"خلیفہ قادیان نے اپنے مریدوں کو سخت ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے گھر جائیں اور اُن کو احمدیت کی تبلیغ کریں۔ اور کہہ دیں کہ اب میں نے یہاں سے مر کر ہی اُٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو یہ سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں اور یا تم خود سمجھ لو کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ ناظرین اہلحدیث مرزائیت کی اس تعلیم کو معمولی نہ سمجھیں۔" (اہلحدیث ۳ نومبر ۱۹۴۷ء)

اس کے بعد ۱۹ دسمبر کے "اہلحدیث" میں اسی تجویز کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

"قادیانی خلیفہ اور اُن کی وزارت آئے دن ایسے تاکیدی حکم جاری کرتے رہتے ہیں۔ جن سے مرزائیت ترقی کرے۔ ہمارے دوست ان تدبیروں کے جوڑ توڑ سے غافل ہیں۔ غفلت کا نتیجہ جو ہوتا ہے وہ ظاہر ہے۔ "اہلحدیث" احمدیت کا بہت پرانا مخالف ہے۔ وہ سالہا سال سے ناکام مخالفانہ کوشش کر رہا ہے۔ تاکہ احمدیت میں کوئی داخل نہ ہو۔ اور احمدیت ترقی نہ کرے۔ ان حالات میں اشاعت احمدیت سے متعلق ایک تجویز کو مولوی ثناء اللہ صاحب کا "اہلحدیث" میں نہایت مؤثر اور کامیاب بتانا کوئی معمولی بات نہیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے مجبور ہو کر اعتراف کیا ہے۔ اور گو انہوں نے اہلحدیثوں کو اس کے مقابلہ میں ہوشیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن جو لوگ مولوی صاحب کے قریباً نصف صدی تک احمدیت کے خلاف شور مچانے پر ہوشیار نہ ہو سکے اور احمدیت کی ترقی کو نہ روک سکے۔ وہ اب کیا کر سکیں گے اور پھر جب مولوی صاحب نے خود ہی تبلیغ احمدیت کی مذکورہ بالا تجویز کو احمدیت کا بم قرار دے کر یہ لکھ دیا کہ ناظرین "اہلحدیث" مرزائیت کی اس تعلیم کو معمولی نہ سمجھیں تو یہ بات احمدیت کے رعب اور وقار میں اور زیادہ ممد ثابت ہوگی۔

پس جب کہ یہ تجویز نہایت مؤثر ہے اور اشد مخالفین تک اس کا مؤثر ہونا تسلیم کر رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ احمدی احباب پورے اہتمام کے ساتھ اس پر عمل نہ کریں۔ اس بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ:-

"اگر واقعہ میں ان (احمدیوں) کے دلوں میں درد ہوتا۔ کہ وہ (احمدیوں کے رشتہ دار) کیوں ابھی تک احمدیت میں شامل نہیں ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ وہ کھانا پینا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اپنے اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے۔ اور کہتے یا ہم مر جائینگے اور یا پھر آپ کو ہدایت منوا کر رہینگے۔"

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ "اگر اس رنگ میں سب احمدی اپنے اپنے رشتہ داروں کے پاس بیٹھ جائیں۔ اور کہیں کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یا ہم مر جائینگے۔ یا آپ سے ہدایت منوا کر رہینگے تو وہی لوگ جو تمسخر کیا کرتے ہیں۔ جو ہنسی اور مذاق سے کام لیا کرتے ہیں۔ جو گالیوں اور بدزبانیوں پر اتر آتے ہیں۔ سنجیدگی سے باتیں کرنے لگ جائیں۔ اور چند دنوں میں ہی سچائی کو قبول کر کے اسلام اور احمدیت میں شامل ہو جائینگے"۔ احباب جماعت کو اس تجویز پر پورے اہتمام کے ساتھ عمل کرنا چاہئے۔

## حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی تشویشناک علالت

قادیان ۲ ماہ تبلیغ - حضرت نواب صاحب کی طبیعت آج بھی زیادہ ناساز ہے۔ بخار بھی ہے۔ اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

## حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب کے اعزاز میں دعوت

قادیان ۲ ماہ تبلیغ - جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ایک لمبی رخصت پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ جس کے بعد وہ ریٹائر ہو جائینگے۔ اور ان کی جگہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بحیثیت ناظر دعوت و تبلیغ تشریف لائے ہیں۔ جناب مولوی صاحب موصوف اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں آج کارکنان نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بعد نماز عصر دفتر نظارت میں دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ بہت سے دیگر اصحاب بھی مدعو تھے۔ چائے نوشی کے بعد مولوی عبد المعبود مبلغ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور پھر مکرم مرزا بشیر احمد بیگ صاحب بی۔ اے نائب ناظر دعوت و تبلیغ نے مختصر سا ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب میں جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب نے نہایت ہی مخلصانہ تقریر فرمائی۔ پھر حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے بھی مختصر تقریر فرمائی۔

آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی۔ جو تبلیغ احمدیت اور نظام جماعت کے متعلق نہایت اہم ہدایات پر مشتمل تھی۔ قریباً آٹھ بجے بعد دعا یہ تقریب ختم ہوئی۔



## جامعہ احمدیہ میں ایک دلچسپ تقریر

یکم فروری بروز جمعرات ۱۲ بجے دوپہر جامعہ احمدیہ میں جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کی صدارت میں صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے اشتراکیت کے موضوع پر دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ فاضل مقرر نے نہایت دلکش انداز میں اشتراکیت کی تاریخ اور اس کے نظریات پر بحث کی۔ اور بیان فرمایا۔ کہ یہ تحریک اسلامی نقطہ نگاہ سے ایک غلط اور غیر فطری تحریک ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ اس سے کماحقہ واقفیت حاصل کریں۔ تاکہ وہ صحیح طور پر اس کا مقابلہ کر سکیں۔

تقریر کے بعد صاحب صدر کی اجازت سے چند احباب نے بعض سوالات کئے جن کے فاضل مقرر نے تسلی بخش جواب دیئے۔ آخر میں جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے حضرت میاں صاحب، مکرم ملک صاحب و دیگر احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور اسی ضمن میں سالانہ پر منعقدہ عربی تقریری مقابلہ میں اول، دوم اور سوم رہنے والوں کو انعامات تقسیم کئے اور صاحب صدر کی اختتامی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

جلال الدین قمر سیکرٹری تقاریر جامعہ احمدیہ

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مکرم ایڈیٹر صاحب "نور" پر نوازش

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۷ دسمبر کو جو تقریر فرمائی اس میں مسجد اقصیٰ کی مزید توسیع کا ذکر کرتے ہوئے مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے متعلق ازراہِ شفقت و نوازش فرمایا:-

"چند ہی سال ہوئے ہم نے اس مسجد کو بڑھا دیا تھا۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے مہربانی کر کے اپنا مکان انجمن کے پاس فروخت کر دیا تھا۔ جسے مسجد میں شامل کر لیا گیا۔ بعض نادانوں نے اس وقت اعتراض بھی کیا تھا۔ کہ انہوں نے مکان بہت مہنگا دیا۔ مگر یہ اعتراض صحیح نہیں۔ انہوں نے جو قیمت لی۔ وہ واجبی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ انہوں نے اپنا مکان دے کر مہربانی ہی کی تھی۔ ورنہ جس مکان میں آدمی ایک عرصہ سے رہ رہا ہو۔ اسے دے دینا آسان نہیں ہوتا۔"

ہم مکرم شیخ صاحب کو حضور کی اس عنایت اور شفقت پر مبارکباد کہتے ہیں۔ از [illegible] ردعا کرتے۔

# ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

## فرمودہ ۱۶ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل



### انبیاء کی ٹل جانے والی پیشگوئیاں

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ انبیاء سے اللہ تعالیٰ یونہی ایسی پیشگوئیاں کراتا ہے۔ جن کو بعد میں وہ پورا بھی نہیں کرتا۔ اور اس طرح لوگوں میں ان کو شرمندہ کراتا ہے۔ جیسے حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کی ہلاکت کی پیشگوئی کی۔ مگر قوم پر عذاب نہ آیا۔ اور وہ شرمندہ ہو گئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا انسان بعض دفعہ ایک بری بات کو اچھی شکل دے لیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے انبیاء جن سے خدا تعالےٰ کے وعدے ہوتے ہیں۔ وہ تو ان پیشگوئیوں پر بُرا نہیں مناتے۔ اور باوجود ان پیشگوئیوں کے نہ کسی قسم کی شرم محسوس کرتے ہیں۔ اور نہ دشمنوں کے اعتراضات سے ان کے دلوں میں کوئی انقباض پیدا ہوتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ ان کا نام لے کر لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسی پیشگوئیوں کے ذریعہ نعوذ باللہ ان کو شرمندہ کراتا ہے۔ حالانکہ وہ جن سے پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ ان کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ ہر پیشگوئی پر ان کا ایمان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ خواہ وہ پیشگوئی ظاہری شکل میں پوری ہو یا نہ ہو۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ ایک دوسرا شخص محض ان پیشگوئیوں کے ذکر سے ہی شرم محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ شخص جس کے ساتھ تمام معاملات گذرتے ہیں۔ وہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ مجھے لوگوں میں شرمندہ کیا گیا ہے۔ مگر دوسرا یہ کہنے کا کیا حق رکھتا ہے۔ جس کا درمیان میں کوئی تعلق اور واسطہ ہی نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آتھم کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ اور اس پیشگوئی کا آخری وقت قریب آیا۔ تو مجھے یاد ہے جماعت کے لوگ اس وقت اتنے گھبرائے ہوئے تھے۔ کہ وہ اکٹھے ہو کر جہاں آجکل مولوی قطب الدین صاحب کا مطب ہے چیخیں مار مار کر روتے تھے۔ اور دعائیں کرتے تھے۔ کہ الٰہی یہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔ ان کی چیخوں کی آواز سنکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے۔ اور مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ تعجب ہے۔ پیشگوئی تو ہم سے ہوئی ہے۔ اور لوگ خواہ مخواہ گھبرا رہے ہیں۔ اگر یہ پیشگوئی ٹل جائے۔ اور لوگ اس کے ٹل جانے کی وجہ سے یہ خیال کرنے لگ جائیں۔ کہ پیشگوئی جھوٹی نکل ہے۔ تو یہ بے شک ہم کو چھوڑ دیں۔ انہیں اتنی گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔ ✗ تو وہ لوگ جن سے پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ وہ تو نہیں گھبراتے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ دوسرے لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان پیشگوئیوں کے پورا نہ ہونے میں ان کی بڑی ذلت ہے اور وہ لوگوں کی نگاہ میں شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے انبیاء کبھی کسی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر ذلت اور شرمندگی محسوس نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ اور جب وہ کسی مجرم کے متعلق عفو سے کام لیتا۔ اور اپنی کسی وعیدی پیشگوئی کو منسوخ یا ملتوی کر دیتا ہے تو اللہ تعالےٰ کے انبیاء شرمندہ نہیں ہوتے بلکہ وہ خوش ہوتے ہیں۔ کہ خدا نے عفو سے کام لیا۔ ہم اپنے معاملات میں دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس ایک مقدمہ آتا ہے۔ اور ایک شخص کے متعلق ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ مجرم ہے۔ ہم اس وقت جانتے ہیں۔ کہ یہ شخص سچے طور پر اپنے فعل پر نادم ہے۔ اور اسے افسوس ہے۔ کہ اس سے یہ فعل کیوں سرزد ہوا مگر اس کے باوجود ہم اس کو سزا دے دیتے ہیں۔ تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔ اور سزا قبول کرنے کے بعد جب وہ ندامت اور توبہ کا اظہار کرتا ہے۔ تو اسے معاف کر دیتے ہیں۔ اب اگر اس کی معافی پر کوئی شخص لڑنے لگ جائے۔ اور کہے کہ اسے کیوں معاف کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس نے فلاں قصور کیا تھا۔ تو یہ اس کی نادانی ہوگی۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ کب سزا دینی چاہیئے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ کب سزا نہیں دینی چاہیئے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ کب کسی کو معاف کرنا چاہیئے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ کہ کب کسی کو معاف نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی طرح بسا اوقات ایک شخص مجرم ہوتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس نے قصور کیا ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم اس کو کچھ نہیں کہتے۔ اسے کوئی سزا نہیں دیتے۔ بلکہ اس کے جرم کو دیکھنے کے باوجود اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جس پر کئی لوگ اعتراض کر دیا کرتے ہیں۔ کہ دیکھو فلاں مجرم تھا۔ اور پھر اسے انہوں نے چھوڑ دیا۔ ہم ایسے لوگوں کو یہی کہتے ہیں۔ کہ تمہیں ان معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ ہمارا اختیار ہے۔ کہ ہم جس کو چاہیں سزا دیں۔ اور جس کو چاہیں نہ دیں۔ فضل الرحمٰن ساماتوی کے ارتداد کی وجہ ہی یہی تھی۔ کہ وہ کہتا تھا۔ کہ بعض لوگوں کے جرم میں نے بتائے۔ مگر ان کو سزا نہیں دی گئی۔ ایسے شخص کو ہمارا جواب یہی ہے۔ کہ تم سزا کے معاملات میں دخل دینے کا کیا حق رکھتے ہو۔ ہمیں خدا نے اختیار دیا ہے۔ کہ ہم کسی کو سزا دیں یا نہ دیں۔ اور جب ہم رحم کر سکتے ہیں۔ جب ہم عفو سے کام لے کر بعض مجرموں کو چھوڑ سکتے ہیں۔ تو کیا خدا تعالےٰ ہی کا اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ جس پر چاہے رحم کرے۔ اور جسے چاہے سزا دے۔ اس کے معاملات میں کوئی شخص دخل دینے کا حق نہیں رکھتا۔ سزا کا نفاذ درحقیقت ہر شخص کے حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے۔ تو ہم فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ اسے سزا دی جائے۔ کیونکہ اس کا لوگوں پر بُرا اثر پڑیگا۔ پھر وہ اصلاح کر لیتا ہے۔ تو ہم اسے معاف کر دیتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ایک شخص ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو گالیاں دینے کا عادی ہوتا ہے۔ مگر اسے کوئی سزا نہیں دی جاتی۔ محض اسے سمجھانے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ ہی اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ تو ہر شخص کی حالت مختلف ہوتی ہے۔ پھر بعض دفعہ ایک ہی شخص ہوتا ہے۔ مگر اس کی ایک حالت سزا کی مستحق ہوتی ہے۔ اور دوسری حالت عفو کی مستحق ہوتی ہے۔ چنانچہ اسے پہلی حالت پر سزا دے دی جاتی ہے۔ اور دوسری حالت پر معاف کر دیا جاتا ہے۔ اس میں شرمندگی اور گھبراہٹ کی کونسی بات ہے۔ کہ یہ خیال کیا جائے کہ جب انبیاء کی انذاری پیشگوئیاں ٹل جاتی ہیں۔ تو وہ انبیاء نعوذ باللہ شرمندہ ہوتے ہونگے۔ میں تو نبیوں کے احساسات کو مدّنظر رکھتے ہوئے کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب اللہ تعالےٰ انہیں کسی دشمن کے عذاب کی خبر دے۔ اور پھر کہہ دے۔ کہ میں نے اس دشمن کو معاف کر دیا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ ان پر اپنے دشمن کا حال نہ کھلا ہو۔ جیسے حضرت یونس علیہ السلام تھے۔ کہ ان پر اپنی قوم کا حال مخفی رہا۔ وہ ایسی خبر سے خوش ہوتے ہیں۔ اور بجائے شرمندگی کا احساس کرنے کے اللہ تعالےٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالاتے ہیں۔ کہ اس کے بندے عذاب سے بچ گئے۔

طاعون کو دیکھ لو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق دُنیا میں آئی۔ مگر مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ کی روایت ہے۔ کہ جن دنوں طاعون کا بڑا زور تھا۔ میں نے ایک رات اس قسم کی چیخوں کی آواز سنی۔ جس طرح عورت دردِ زہ کے وقت چیخیں مار کر روتی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے گھبرا کر کان لگایا۔ کہ دیکھوں یہ آواز کس طرف سے آرہی ہے۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز ہے۔ اور جب میں نے زیادہ غور کیا۔ تو مجھے آپ کے یہ الفاظ سنائی دیے جو آپ دعا کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے کہہ رہے تھے۔ کہ الٰہی اگر طاعون سے یہ لوگ سارے ہی مر گئے۔ تو مجھ پر ایمان کون لائیگا۔ گویا خدا نے تو اپنی پیشگوئی میں یہ اعلان کیا ہوا تھا۔ کہ میں

اِن دشمنوں کو تباہ کر دونگا۔ ان کے گھروں کو برباد کر دونگا۔ مگر وہ نبی جس کے دشمنوں کے متعلق یہ خبر تھی۔ رات کی تاریکیوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور تڑپ تڑپ کر یہ کہہ رہا تھا۔ کہ الٰہی اگر یہ سب ہلاک ہو گئے تو ایمان کون لائیگا۔ پس، یہ بالکل غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کو لوگوں میں شرمندہ کراتا ہے۔ وہ اپنی رحمت اور اپنے عفو کی صفات کا نمونہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے اس ظہور پر خدا تعالیٰ کے انبیاء خوش ہوتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ اُن کے دلوں میں انقباض پیدا ہو جائے اور وہ خدا تعالیٰ کے متعلق سوءظن سے کام لینے لگ جائیں۔ ایسے خیالات کا اظہار کرنا خدا تعالیٰ پر بھی اتہام لگانا ہے کہ وہ نبیوں سے نعوذ باللہ دھوکا کرتا ہے۔ اور نبیوں پر بھی اتہام لگانا ہے۔ کہ وہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کے متعلق یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ خدا نے ان کو لوگوں میں شرمندہ کرایا۔

## خدمت اسلام کیلئے جائداد وقف کرنیکا مطلب

ایک دوست نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی جائیداد خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر دے اور اس کے بعد شادی کرے تو آیا وقف کردہ جائیداد میں سے وہ اپنی بیوی کو مہر ادا کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ وقف کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ جب اسلام کے لئے خاص قربانیوں کا مطالبہ ہوگا۔ تو اُس وقت جو لوگ اپنی جائدادیں وقف کر چکے ہونگے اُن پر جائداد کی قیمت کے مطابق حصہ ڈال دیا جائیگا۔ اور کہہ دیا جائیگا۔ کہ اتنی رقم یا اتنی قیمت کی جائیداد ہمیں دے دو۔ اگر اس دوران میں وہ اپنی جائداد کا کچھ حصہ بیوی کو مہر میں دے دیگا۔ تو اتنا حصہ وضع کرنے کے بعد جو جائداد باقی رہیگی۔ اُس پر چندہ لگایا جائیگا۔ گویا جائداد وقف کرنے کے بعد انسان پر یہ پابندی عاید نہیں ہوتی کہ وُہ اُس جائیداد کو اپنی ضروریات کیلئے فروخت نہ کرے یا شرعی حصہ کسی کو ادا نہ کرے۔ صرف اُس کا اتنا فرض ہے کہ جائداد کا جو حصہ خرچ ہو جائے۔ اس کی دفتر کو اطلاع دے دے کہ پہلے میری جائداد کی اس قدر حیثیت تھی۔ مگر اب اتنی حیثیت رہ گئی ہے۔ تاکہ اُس کی بقیہ جائداد کی حیثیت کے مطابق اس پر رقم ڈالی جائے۔ اگر کسی شخص کی اس وقت ایک لاکھ روپیہ کی جائداد ہے۔ اور وہ اس میں سے پچاس ہزار روپیہ کی جائداد اپنی ضروریات کے لئے فروخت کر دیتا ہے۔ تو اِس میں ہماری طرف سے کوئی روک نہیں ہوگی ہم صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اطلاع دیدے کہ اب میرے پاس اتنی جائداد رہ گئی ہے۔ اگر کوئی شخص اس دوران میں مر جائے تو اُس کا وقف ختم ہو جائیگا۔ پھر اُس کی اولاد کا اختیار ہوگا۔ کہ وہ وقف کرے یا نہ کرے۔ یہ وقف صرف زندگی تک کے لئے ہے۔ ہمیشہ کے لئے نہیں۔

## ایک غیر احمدی کے خواب کی تعبیر

ایک دوست نے کسی غیر احمدی کا خواب سنایا کہ حضرت عمرؓ ایک مسجد کی صفائی کر رہے ہیں۔ مَیں اُن کے پاس گیا اور میں نے اُن سے مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کے متعلق سوال کیا جس پر وہ خاموش رہے اور انہوں نے کوئی جواب نہ دیا وہ غیر احمدی چاہتا تھا کہ میں حضور سے اس کی تعبیر دریافت کروں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ سیدھی بات ہے۔ اس زمانہ میں عمرؓ ہم ہیں۔ جن کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ باقی رہا۔ خواب میں حضرت عمرؓ سے نبوت کے متعلق سوال کرنا اور اُن کا خاموش رہنا سو یہ بھی درست ہے کیونکہ کہتے ہیں۔ ؎

جوابِ جاہلاں باشد خموشی

اگر یہ غلط بات ہوتی تو حضرت عمرؓ کبھی خاموش نہ رہتے وہ ضرور نفرت یا ناراضگی کا اظہار کرتے۔ مگر وہ صرف خاموش رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بیشمار دلائل ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص نہیں مانتا تو وہ خاموشی اختیار نہ کرتے تو اور کیا کرتے۔

حضور نے اس دوست سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ آپ اُن سے کہیں کہ وہ ہماری اس تعبیر کو مانیں یا نہ مانیں اُن کا اختیار ہے مگر اُن کی اس خواب سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مسئلے اسلام کے خلاف نہیں ہیں۔ ورنہ حضرت عمرؓ ضرور اظہار ناراضگی کرتے۔ خاموشی پر ہی اکتفا نہ فرماتے

## تبلیغ احمدیت کے متعلق ایک عمدہ تجویز

اللہ داد خان صاحب عارف قائد خدام الاحمدیہ محمود آباد متصل جہلم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تبلیغ اسلام کے متعلق ایک تجویز لکھ کر بھیجی ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا ہے۔ کہ "عمدہ تجویز ہے"۔ احمدی جماعتوں کو چاہئے۔ کہ اس کو عمل میں لائیں۔ تجویز یہ ہے

ضلع جہلم کی تقریباً تمام جماعتیں دیکھنے کا مجھے موقع ملتا رہا ہے۔ ان میں جہلم۔ محمود آباد۔ چکوال۔ رہسولہ۔ دوالمیال۔ کلر کہار رتوچھ میں بفضل خدا اچھی خاصی جماعتیں ہیں مگر کالا گجراں۔ جاوہ۔ متعال۔ رہتاس۔ خانپور نالی۔ کھیوڑہ۔ پنڈدادن خان اور بھوچھال کلاں میں چھوٹی جماعتیں ہیں۔ اِن دیہات میں چند ہی گھروں پر مشتمل جماعتیں ہیں۔

میرے تجربہ میں یہ بات آئی ہے۔ کہ یہ چھوٹی جماعتیں ایسی ہیں۔ جیسے ریگستان میں کوئی جھاڑی ہو۔ اور جس کا بڑھنا ناممکن نظر آتا ہو۔ یہ سلسلہ کی باتوں سے بیخبر اور پیاسی پڑی ہیں۔ سالہا سال گزر جاتے ہیں۔ ان کو کوئی مبلغ نصیب نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی یہ خود کوئی مبلغ منگا سکتی ہیں۔ ایسی جماعتوں کے لئے بلکہ ضلع کی ہر جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اُن کو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد تازہ کر دیا جائے۔ مگر یہ کام مبلغین کے ذریعہ چونکہ مشکل ہے۔ اس لئے میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے۔ اور وہ یہ کہ اکثر دیکھنے میں آتا رہتا ہے کہ جب کوئی احمدی دوست کسی دوسری جگہ سے آتا ہے۔ تو وہاں ایک خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے اور اس کے آنے پر احمدی احباب اکٹھے جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے حالات سن کر خوش ہوتے ہیں۔ خواہ وہ آنے والا احمدی اَن پڑھ ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اس جماعت کے لئے ایک مبلغ کا کام کر جاتا ہے۔ وہ اپنی دکھ بھری کہانیاں سناتا ہے۔ جس سے دوسرے دوستوں کے ایمان میں ترقی اور تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اگر ہر ضلع کی جماعتیں یہ ارادہ کرلیں۔ کہ ہر ہفتہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اپنی قریب کی جماعت میں جاکر سلسلہ کی باتیں سنے اور سنائے اور واپس آجائے اور پھر وہاں کی باتیں واپس آکر اپنی جماعت میں سنائے۔ تو اس طرح ایک دلچسپ سلسلہ تبلیغ شروع ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح کسی دوست کو وقت اور جان کی قربانی کے متعلق کوئی تردد نہیں کرنا پڑیگا۔

ایسی صورت میں ہر جماعت کے افراد اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو اس موقع پر جمع کر لیا کریں تا وہ بھی مزید واقفیت حاصل کر سکیں۔ میرے تجربہ میں یہ بات آئی ہے۔ کہ زیر تبلیغ احباب کے لئے اگر سلسلہ کی قبولیت حاصل کرنے میں ایک سال کا عرصہ درکار ہے۔ تو اس طرح کے میل ملاپ سے ہفتوں میں احمدی ہونے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

پس ہر جماعت کو چاہئے۔ کہ اپنے زیر تبلیغ احباب کو قریب کی جماعت کے احمدی بھائی کے آنے پر جمع کر لیا کریں اور محبت و پیار سے ہر بات ذہن نشین کرائیں۔

## احمدی کا گیت

مرا کام تبلیغ اسلام ہے — مجھے اور کاموں سے کیا کام ہے

جو ظاہر ہوا بحر و بر میں فساد! — زیادہ خرد کا یہ انجام ہے

سیاست کی بے فائدہ دوڑ دھوپ — یہ کیا کام ہے نام ہی نام ہے

گلے میں نہ پڑ جائے اپنے کہیں — جو ابلیس کا حلقہ دام ہے

مسیحا نے زندہ کیا ہے مجھے — مرے جسم میں روح الہام ہے

امانت خدا کی ہے دل میں مرے — زباں پر محمدؐ کا پیغام ہے

ہمیں سب کمالات بخشے گئے — یہی نعمتِ حق کا اتمام ہے

طواف حرم کے سوا کچھ نہ کر — کہ باندھا ہوا ہم نے احرام ہے

کروں ترک سب کچھ بحکم نبیؐ
یہ تنویر حسن اسلام ہے

تنویر از سیالکوٹ

# بخدمت سید تصدق حسین صاحب قادری بغداد

## از جناب سید امجد علی صاحب سیالکوٹ

اخی المحترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب نے دو تین دفعہ مجھے اخبار پیغام صلح کے ذریعہ مخاطب فرمایا ہے۔ میں نے بذریعہ ہوائی ڈاک ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہیں ضائع ہوگیا۔ اور جناب تک نہیں پہنچا۔ کہ جناب نے ۲۰ دسمبر کے اخبار پیغام صلح میں جواب نہ دینے کی شکایت شائع کرائی ہے۔ جناب مجھے شیطان کی پیروی میں لا تقربا ھٰذہ الشجرۃ کی خلاف ورزی کا مرتکب قرار دیں۔ یا ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ کے ماتحت ضال خیال کریں۔ میں جو کچھ جناب کے متعلق تجربہ رکھتا ہوں۔ یا جانتا ہوں۔ اسکو جھٹلا نہیں سکتا۔ مجھے آپ سے جو محبت ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ اور یہ محبت کا تقاضا نہیں۔ کہ انسان کسی کے حسن واحسان کو بھول جائے۔ اور تلخی سے رنج پیدا کرے۔ ہر چہ از دوست مے رسد نیکوست۔

میرے محترم۔ افسوس ہے۔ کہ آپ پنجاب سے دور ہیں۔ خدا کے لئے سب سے اول مجھے یہ بتائیں کہ مصلح موعود کے دعوے پر جو جرح جناب مولوی محمد علی صاحب نے فرمائی ہے۔ اس میں اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان نے مامور ہونے سے انکار کیا ہے۔ پھر جو ان کی ذات کے متعلق بُرا پروپیگنڈا کیا ہے۔ یہ مستحسن یا جائز ہے؟ اور اسکو وہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ اس مدعی کو ننگا کرنا میرا فرض ہے۔ اور کسی الزام کے ذاتی علم سے انکاری بھی ہیں۔ الزامات کے لگانے کی ذمہ داری دوسروں پر رکھتے ہوئے تشہیر کا بار اپنے پر لیتے ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ اس صورت حالات کی شرعی پوزیشن کیا ہے؟

میں نے بغداد میں ہر دو جماعتوں کے تعلقات جو دیکھے۔ اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ حاجی عبداللطیف صاحب جماعت مبایعین خلافت کے امیر ہیں۔ آپ کے اور ان کے تعلقات جس طرح میں نے خوشگوار دیکھے۔ مجھے معلوم نہیں اب ہیں یا نہیں۔ لیکن میں یہ فرق عمل میں نہ کرسکا۔ کہ میں جناب کا مہمان تھا۔ یا حاجی صاحب کا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ میں وہی پراپیگنڈا کرنا اور دلائل پیش کرنا اگر آپ اپنا شعار بنالیں۔ تو آپ ہی فرماویں۔ کہ آپ کے اور حاجی صاحب کے تعلقات میں وہ خوشگواری اور محبت باقی رہنا ممکن ہے؟ باہمی نخش [illegible] کی فضا میں کوئی دو شریف آدمی مل کر بیٹھ سکتے ہیں؟

میں زیادہ کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ اختلافات کی اہمیت پر جو کچھ میں نے اخبار الفضل میں چند مضامین کے ذریعہ اظہار کیا ہے۔ وہ جناب کی نظر سے گذرا ہے۔ خلافت اور اپنی تبدیلی کے موضوع پر بھی انشاءاللہ عنقریب روشنی ڈالوں گا۔ اس عریضہ میں اسکی گنجائش نہیں۔ اس میں صرف جناب کے اس سوال کا جواب عرض کرتا ہوں۔ جو ۲۰ دسمبر کے پیغام صلح کے ذریعہ موصول ہوا ہے۔ میں نے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ جو سوال آپ خود شائع کریں۔ اس کا جواب تو آپ اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ یہ تو آپ کا اخلاقی فرض ہے۔ مگر انہوں نے فرمایا۔ کہ ہم نہیں چھاپ سکتے۔ کیونکہ دستور یہی ہے۔ کہ جواب الفضل میں ہی تم دو۔ اس لئے گذارش کرتا ہوں

سوال یہ ہے۔ "کہ کیا امام جماعت قادیان کے اس اصول (ہاتھی کے دانت) کے مطابق ایک غیر احمدی اختلاف رکھتے ہوئے جماعت قادیان میں شامل ہو سکتا ہے۔ حیات مسیح کا عقیدہ رکھتے ہوئے اشاعت اسلام کے کام میں اشتراک عمل کر سکتا ہے؟ اگر نفی میں جواب ہے۔ تو امام جماعت قادیان کے اصول کی حقیقت ظاہر ہے۔ اور اگر اثبات میں جواب ہے۔ تو پھر تبلیغ سلسلہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ مکفر غیر مکفر قائلین ختم نبوت سب مل کر متحد ہو کر اشاعت اسلام کا کام کریں۔"

اس سوال سے پہلے تمہید میں آپ نے مسئلہ تکفیر کے متعلق ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ (پیر کے نزدیک مرید کافر اور مرید کے نزدیک پیر کافر ہے) میرا خیال ہے۔ کہ جناب نے یہ سطور اس سے پہلے تحریر فرمائی ہیں۔ کہ میرے مضامین تکفیر اور نبوت کے متعلق آپ کی نظر سے گذرے ہوں۔ جو امید ہے اب آپ ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ میں نے اس امر کو واضح کر دیا ہے۔ کہ اختلافات کی بنا اصطلاحات کے فرق پر ہے۔ نہ کہ عقائد کی تہ میں کسی ایسے اختلاف کے باعث جس پر علیحدہ فرقہ بندی کو جائز رکھا جاسکے۔ اور اسکی یہی نوعیت اپنے اندر وہ تفاوت نہیں رکھتی۔ جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ ان الفاظ پر ان مضامین کی روشنی میں پھر غور فرماوینگے۔

اب میں سوال کا جواب عرض کرتا ہوں۔

۱۔ احمدیت یا جماعت قادیان کی اصطلاح لازم کرتی ہے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدئ معہود تسلیم کرنے کو۔ غیر احمدی کے معنے ہیں۔ جو ایسا تسلیم نہیں کرتا۔ لہٰذا اس حصہ کا جواب تو سوائے نفی کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ مثال میرے نظریہ کے خلاف صادق نہیں آتی۔ غور فرمالیں۔

(۲) (غیر احمدی) "حیات مسیح کا عقیدہ رکھتے ہوئے اشاعت اسلام کے کام میں اشتراکِ عمل کرسکتا ہے"؟ اس سوال کا جواب اثبات میں ہے۔ ہاں کرسکتا ہے۔ یہ تو اتنا مشکل سوال نہ تھا۔ آخر جماعت لاہور بھی سب کی سب وفات مسیح کی قائل ہے۔ اور ہر روز حیات مسیح کے قائلین کو اشاعت اسلام میں تعاون کی دعوت دے رہی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں آپ کو کیا مشکل نظر آئی۔ قرآن کریم کی تعلیم جو ہدایت اور شعائر اور فطرت انسانی کی وضاحت کرنے والی ہے۔ اس کے دنیا میں پھیلانے میں کیوں سب قرآن کے ماننے والے تعاون نہیں کرسکتے۔ یہ نہ کرسکنا تنگ دلی ہے۔ ورنہ وجہ تو کوئی نظر نہیں آتی۔ اس لئے ہم غیر احمدیوں کے اس معاملہ میں رویہ کو غیر معقول قرار دیتے ہیں۔ اور آپ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس میں آپ کی مشکل میری سمجھ میں نہیں آئی۔ میں آپ کے الفاظ کو ایک مثال میں استعمال کرتا ہوں۔ تا زیادہ وضاحت ہو جائے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ قل یا اھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون اللہ۔ اب میں آپ کے الفاظ میں نعوذ باللہ یہ اعتراض قرآن اور اسلام کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ تو سوال یوں بن سکتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور قرآن پر ایمان لائے بغیر کیا کوئی موحد اہل کتاب عقیدہ توحید باری کی اشاعت میں مسلمان کے ساتھ اشتراک عمل کرسکتا ہے؟ اگر نفی میں جواب ہے۔ تو (نعوذ باللہ) قرآن کی اس دعوت کی حقیقت ظاہر ہے۔ اور اگر اثبات میں جواب ہے۔ تو پھر تبلیغ قرآن یا اسلام کی ضرورت نہیں رہتی۔ ایسے کافر و مسلم سب مل کر متحد ہو کر اعبدوا اللہ کا وعظ کہہ سکتے ہیں۔ اور چاہیئے کہ اسی طرح اشاعت توحید کی دعوت دیویں۔ کیا یہ نظریہ صحیح ہے؟

میرے محترم۔ بنی نوع انسان کا امن بروئے قرآن کریم اسی اصل پر قائم ہے۔ کہ اشتراک عمل کے مشترک اصول بغیر فتنہ و فساد اور ایک دوسرے کی عیوب شماری کے تلاش کئے جائیں۔ یہی وہ حقیقت ہے۔ جس کو بھول کر مسلمان فرقہ بندی میں مبتلا ہوگیا۔ اور یہی حقیقت فراموشی اب آئندہ احمدیت میں لاہور سے پیدا کی جارہی ہے۔ ربنا لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف الرحیم۔ میں اکثر دیرینہ تعلقات کی بناء پر آپ کی اور عزیزاں کی خیریت جاننے کا متمنی ہوتا ہوں۔ لیکن خط نہ ملنے سے قیاس کرتا ہوں۔ کہ شاید پتہ میں صحیح نہیں لکھ سکا۔ موجودہ پتہ اور خیریت دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہتا ہوں۔ کہ ہم اس دنیا میں بھی اور عاقبت میں بھی اسی محبت و ہمدردی سے بہرہ اندوز ہوں۔ جس کی یاد اس خطاب کی تہ میں کام کر رہی ہے۔

---

## تقرر امراء کا اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل احباب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے

(۱) چودھری غلام محمد صاحب حلقہ پھلا مہار ضلع سیالکوٹ

(۲) مولانا ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب بھاگل پور سٹی

(۳) نیز حضور نے چودھری عبد الواحد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی جگہ دو ماہ کے لئے خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کو قائم مقام امیر اور خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کو قائم مقام نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

---

## نتیجہ مقابلہ انصار سلطان القلم

اس سال کے آغاز سے شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کے تحت انصار سلطان القلم کے تحریری مقابلوں کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں آخری مقابلہ کے لئے مضمون کا عنوان "امن عالم کا واحد ذریعہ احمدیت ہے"۔ تجویز کیا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ درج ذیل ہے۔ مذکورۃ الذیل اصحاب کی خدمت میں شعبہ کی طرف سے جلد انعامات پیش کئے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اول غلام رسول صاحب اختر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ

دوم حوالدار نعیم اللہ صاحب۔ سوم اخوند فیاض احمد صاحب دار الفضل۔ (خاکسار خلیل احمد مہتمم تعلیم)

---

## خدام الاحمدیہ کا بجٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کا آئندہ سال یکم تبلیغ ۱۳۲۴ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے تمام مجالس اپنے ہاں خدام سے ماہانہ چندہ کے وعدے حاصل کرکے ماہانہ بجٹ تیار کرکے مرکز میں جلد بھجوادیں۔ تاکہ سال شروع ہوتے ہی باقاعدگی سے کام شروع ہو سکے۔ جن مجالس کے ذمہ گذشتہ سال کے بقایے ہیں۔ ان کی ادائیگی کی طرف بھی فوری توجہ کی جائے۔

# تعلیم قرآن کریم کے متعلق ضروری تحریک

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹ ماہ صلح مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں جو ۲۳ جنوری کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں "قرآن مجید کے معنی ہیں ایمان۔ اور ایمان کے معنے ہیں قرآن مجید بسم اللہ سے لے کر والناس تک سارے قرآن میں ایمان کی تشریح ہے۔ اگر کسی شخص کو قرآن مجید کا پتہ ہی نہیں۔ تو وہ کسطرح کہتا ہے کہ اس کے اندر ایمان پایا جاتا ہے" پھر حضور فرماتے ہیں :- "پس ہماری جماعت اگر صحیح معنوں میں تبلیغ کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہماری جماعت اپنے نفس کی اصلاح کرنا چاہتی ہے۔ اور اگر ہماری جماعت اپنی روحانیت کو درست رکھنا چاہتی ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا قریب ترین مقصد یہ ہو کہ سو فی صدی احمدی قرآن مجید جانتے ہوں" پھر حضور فرماتے ہیں :- "اس کے لئے میں نے جماعتوں کو توجہ دلائی تھی۔ کہ ہر ایک جماعت میں سے ایک ایک آدمی یہاں آئے۔ اور یہاں سے قرآن مجید پڑھ کر واپس جائے۔ اور جا کر دوسروں کو پڑھائے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوئی"

نظارت تعلیم و تربیت حضور کی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تمام جماعتوں سے درخواست کرتی ہے کہ ہر ایک جماعت احباب سے مشورہ کر کے موزوں اشخاص کا انتخاب کرے۔ اور نظارت ہذا کو جلد سے جلد اطلاع دے۔ نیز یہ کہ جماعتیں اپنے منتخب شدہ شخص کو کن دنوں میں بھیج سکینگی۔ تاکہ آمدہ اطلاعات سے نظارت کوئی مہینہ مقرر کر دے جس میں تمام متعلمین قادیان حصول تعلیم قرآن کے لئے تشریف لے آویں۔

ہر سال ایک مہینہ تعلیم کے لئے دینا ہو گا اور واپسی پر یہ دوست اپنی اپنی جماعت کو جا کر قرآن کریم سکھائینگے۔ جس کی نگرانی حضور نے مبلغین اور انسپکٹران کے سپرد فرمائی ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

# دین کی خدمت کا کام کس نے کرنا ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ جنوری میں فرماتے ہیں:-

"اگر ہر سال ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ تو بیس سال کے بعد ہمیں ایک ہزار مبلغ ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ جو قلیل ترین تعداد ہے۔ کیونکہ ساری دنیا میں تبلیغ کے لئے ہمیں ہزاروں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اور پھر یہ اندازے بھی تو صرف خیالی ہیں۔ واقعہ میں تو ہمارے پاس ایک سو مبلغ بھی موجود نہیں۔ پچھلے سے پچھلے سال صرف تین طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے اور پچھلے سال سات طالب علم داخل ہوئے تھے۔ ان تین تین اور سات سات لڑکوں کے داخل ہونے سے کیا بن سکتا ہے اور تین تین یا سات سات مبلغوں کے تیار ہونے سے ہم ساری دنیا کو کیا تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کا بیشتر حصہ تبلیغ کو گداگروں بھکاریوں منگتوں اور بھوکوں کا کام سمجھتا ہے جن کو اور کوئی کام نہ ہو۔ اگر یہی سستی رہی اگر یہی انکار رہا ہے کہ دین کے کام کرنا غریبوں کا کام ہے۔ اور امراء دین کے کاموں سے غافل رہے۔ تو یہ چیز خدا کے عذاب کو بلانے کا موجب ہوگی۔ اور دنیا ختم نہیں ہوگی کہ گنہگاروں کو مارنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے فرشتے ایسے لوگوں کو چن چن کر ماریں گے جو دین میں داخل ہوئے مگر پھر دین کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور دین کی خدمت کے لئے کوئی کام نہ کیا۔

آخر تم کیا سمجھتے ہو کہ دین کی خدمت کا کام کس نے کرنا ہے؟ اگر اپنی آمدنی کا سولھواں حصہ دے کر یا دسواں حصہ دے کر یا پانچواں حصہ دے کر یہ سمجھتے ہو کہ تم نے دین کی خدمت کر لی تو یہ غلط خیال ہے۔ دین کے لئے تمہیں یہ چیز بھی دینی ہوگی اور اپنی جانیں بھی دینی ہوں گی۔ اور جانیں دینے کا بہترین طریق یہ ہے کہ اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرو۔ کیا یہ خدا سے مذاق نہیں کہ تم اس کے دین میں داخل ہو کر پھر دین کی خدمت سے جی چراتے ہو۔ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہو۔ کیا تم خدا سے مذاق کر کے اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ جب تم دنیا کے کسی بادشاہ سے مذاق کر کے اس کی سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ تو خدا تعالیٰ سے مذاق کر کے پھر تم اس کے عذاب سے کسطرح محفوظ رہ سکتے ہو۔ مگر یہ کتنا مذاق ہے کہ تم خدا کے دین میں داخل ہوتے ہو۔ اور اس کے بعد دین کی خدمت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہو"

"وہ سمجھتے ہیں کہ تبلیغ کرنا مبلغوں کا کام ہے ہم اس کام سے آزاد ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ اس صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو۔ اگر تم دین کے لئے اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہوگے تو خدا تعالیٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دیگا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی۔ اگر تمہاری اولاد خدا کی ہو کر نہیں رہے گی۔ تو وہ شیطان کی ہو جائے گی اگر تمہاری اولاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رستہ میں اپنی جانیں نہیں دیگی وہ ابلیس کے رستہ میں مریگی (العیاذ باللہ)"

"اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت ہر سال ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ کے لئے دے اور جماعت کا فرض ہے کہ اس خیال کو زندہ رکھے میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے کہ روپیہ کے معاملہ میں بھی اگر تقاضا نہ کیا جائے تو ہماری جماعت کے لوگ سستی کر جاتے ہیں" ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

# اعلان معافی

میاں اللہ دین صاحب المعروف فلاسفر نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی بے ادبی کی تھی۔ جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ان کے اس فعل کا علم ہوا۔ تو حضور نے ان کو جماعت سے خارج کر دیا۔ اور مقاطعہ کی بھی سزا دی۔ یہ سزا ان کو ۱۲/۱/۴۴ کو دی گئی۔ فلاسفر صاحب نے سزا کے یہ دن صبر سے اور توبہ کرتے ہوئے گزارے اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم و شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے احباب کی آگاہی کے لئے ان کی معافی کا اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ

115



باجلاس چودھری حمید اللہ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس صاحب سب جج بہادر درجہ دوم مقام زیرہ ضلع فیروزپور

نمبر مقدمہ ۱۸۴ بابت ۱۹۴۴ء

مسمات بھاگو بیوہ ساون سنگھ جٹ سکنہ گودڑی والا تحصیل زیرہ مدعیہ

بنام

محمد علی عابد حسین وغیرہ مدعا علیہم

دعویٰ دخل اراضی بذریعہ حق شفع

بنام۔ ۱۔ اقبال حسین ولد محمد حسین سید ادو سیر نہر بنگلہ جوئیاں نوالہ ضلع شیخوپورہ

۲۔ اصغر علی ولد محمد حسین سید سکنہ گودڑی تحصیل زیرہ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ صدر میں عدالت متعلقہ کو رپورٹ ہائے آمدہ سے یقین ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہم کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا امر دو مدعا علیہم کے خلاف اشتہار بذریعہ آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکوران مورخہ ۱۷ فروری ۴۵ء کو مقام زیرہ اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار جس کو پیروی مقدمہ وجوابدہی مقدمہ کا حق حاصل ہو۔ حاضر آکر پیروی وجوابدہی مقدمہ نہ کرینگے۔ تو مدعا علیہم مذکوران کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج بتاریخ ۲۴ر جنوری ۱۹۴۵ء کو بدستخط ہمارے ومہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲ فروری - مارشل ژوکاف کے ہراول دستے اب دریائے اوڈر سے بیس میل کے فاصلہ پر ہیں - یہ دریا برلین کا بچاؤ کرتا ہے روسی فوجوں کی مدد کرنے کے لئے کل رات ایکہزار انگریزی بمباروں نے جرمنی میں منسک - لڈوین شافن اور بعض دیگر ریلوے جنکشنوں پر حملے کئے - برلین کو بھی نشانہ بنایا گیا - غرض یہ تھی کہ جرمن مشرقی محاذ پر فوج اور سامان نہ لے جاسکیں - مارشل ژوکاف کی فوجیں دو طرف سے برلین پر بڑھ رہی ہیں - اور جرمنوں کو بارہ میل اور پیچھے دھکیل دیا ہے - اور دو شہروں پر قبضہ کر لیا ہے - جو فرینکفرٹ سے تیس میل پر واقع ہیں - روسی فوجوں کے دائیں بازو پر کچھ جرمن چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے - ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ روسی پہلے دریائے اوڈر کی پوری لمبائی پر صفیں باندھینگے - اور پھر برلین پر دھاوا بولدینگے ۔

برلین میں مقیم تمام غیر ملکی سفراء کو ہدایت کر دی گئی ہے - کہ وہ میونک چلے جائیں ڈینزگ اور سٹیٹن کے درمیان بھی روسی فوج کچھ اور بڑھ گئی ہیں اور ڈینزگ سے ۱/۲ ۱ میل پر ہے - کونسبرگ کے گرد روسی گھیرا اور تنگ کیا جا رہا ہے ۔

لنڈن ۲ فروری مغربی محاذ پر پہلی اور تیسری امریکن فوجیں تیس میل لمبے مورچہ پر یا تو جرمن سرحد کو پار کر چکی ہیں اور یا سرحد پر پہنچ چکی ہیں - پہلی امریکن فوج نے آخن کے محاذ پر تین ہزار گز پیش قدمی کی - تیسری فوج کا ابھرا ہوا مورچہ اب سات میل لمبا اور ۱/۲ ۳ میل چوڑا ہو گیا ہے - اس میں ایک جرمن شہر بھی شامل ہے - السس میں اتحادیوں نے دریائے موڈر کو پار کر لیا ہے - اور اب ہگناؤ کے جنگل کے پاس پہنچ گئے ہیں - رائن کے موڑ کے بتیس میل رقبہ پر اب اتحادیوں کا قبضہ ہے

واشنگٹن ۲ فروری - جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے - کہ لوزان میں امریکن فوج ایک اور جگہ اتر گئی ہے - جو منیلا سے پچاس میل جنوب میں ہے - امریکن فوج کو اترتے وقت کوئی نقصان نہیں ہوا - اور جاپانی ہکا بکا رہ گئے - دوسری طرف امریکن فوج منیلا سے اب صرف ۱۸ میل پر ہے ۔

کلکتہ ۲ فروری - کل بھاری بمباروں نے ہندوستان کے اڈوں سے اڑ کر سنگاپور میں تیرتی ہوئی خشک گودی کو نشانہ بنایا - لارڈ مونٹ بیٹن نے ہندوستان کے کمانڈر انچیف کے نام ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں کہا ہے کہ جزیرہ رمبان پر فوجوں کے اترنے میں ہندوستانی بحری بیڑے نے بہت اچھا کام کیا ہے ۔

ماسکو ۲ فروری - روس میں اعلان کیا گیا ہے کہ عنقریب روسی سفیر یونان جائے گا -

چنگکنگ ۲ فروری - چند روز ہوئے جاپانیوں نے کیننٹسن ہنکاؤ ریلوے پر جو حملہ کیا تھا - اس میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے ۔ انہوں نے صوبہ کوانگ تنگ کے دارالسلطنت کوانگ چاؤ پر قبضہ کر لیا ہے - اس شہر کے لئے دو روز تک گھمسان کی جنگ ہوئی -

لنڈن ۲ فروری - دفتر خارجہ کے مسٹر رچرڈ لا نے دارالعوام میں اعلان کیا کہ برطانیہ جاپان کے خلاف جنگ کو امریکہ کے شانہ بشانہ ہو کر لڑنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے

سکھر ۲ فروری - سندھ گورنمنٹ نے پیر پگاڑو کے بھائی پیر رحیم شاہ کو دو سال کے لئے سکھر کی میونسپل حدود میں نظر بند کر دیا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ وہ اپنے بھائی کی گدی پر اس کے جانشین کی حیثیت سے بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا ۔

سٹاک ہالم ۲ فروری - روسی کمانڈروں کی فوری پیش قدمی کا نتیجہ یہ نکلا ہے - کہ ہٹلر کی ۵۰ ڈویژن (۲ ۱/۲ لاکھ) فوج جو جرمن سرحدوں پر تعینات تھی - وہ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے - امید کی جا رہی ہے کہ جرمن شمالی جرمنی کو بالکل خالی کر دیں گے ۔

لنڈن ۲ فروری - سوئٹزرلینڈ کے ڈپلومیٹک حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ جاپان جنگ سے نکلنے کے لئے اتحادیوں سے علیحدہ صلح کی کوشش کر رہا ہے - اور اس نے سوئٹزرلینڈ کی وساطت سے برطانیہ کو یہ پیشکش کی ہے - کہ اگر اس کے خلاف جنگ بند کر دی جائے - تو وہ سوائے مانچوکیو کے سارے مقبوضہ علاقوں سے اپنی فوجوں کو ہٹالے گا ۔

لنڈن ۲ فروری - پیرس ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ برلن کے مشرقی اور جنوبی اضلاع میں شدید فساد برپا ہو گئے ہیں - جنہیں دبانے کے لئے فوج کی امداد کی ضرورت پیش آ رہی ہے ۔

ماسکو ۲ فروری - سوویٹ ریڈیو سے یہ اطلاع نشر کی گئی ہے کہ مشرقی محاذ پر پیدا شدہ نازک حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے ہٹلر اس محاذ پر گیا ہے ۔

بمبئی ۲ فروری ٹیکسٹائل کنٹرول بورڈ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا - کہ حکومت ہند سے درخواست کی جائے کہ وہ آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کو دس کروڑ روپیہ کی امداد دے - تاکہ کپڑے کی قلت کے سوال کو دور کرنے کیلئے کھدر کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔

روم ۲ فروری - اطالوی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے متعلقہ اتحادی حکومتوں کو اطلاع دیدی ہے کہ موجودہ حالات میں وہ عارضی صلح کی شرائط کے ماتحت عائد کردہ مالی بوجھ کو برداشت کرنے کے قطعاً ناقابل ہے - از روئے شرائط اٹلی پر قابض اتحادی افواج کا خرچ حکومت اٹلی کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے اتحادیوں سے درخواست کی گئی ہے کہ اس مالی بوجھ کو ہلکا کرنے کی کوئی صورت کریں ۔

دہلی ۲ فروری - آل انڈیا فوڈ کانفرنس نے غذائی اجناس کی پیداوار بڑھانے اور کاشتکاروں کے لئے مناسب قیمتیں حاصل کرنیکی سفارش کی ہے - راشننگ کے کئی معیار مقرر کئے ہیں - اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ لوگوں کی غذا کو اچھا بنانا لازمی ہے خاص کر دودھ اور دیگر مقوی غذاؤں کا انتظام کرنے پر زور دیا ہے ۔

ڈربن ۲ فروری - نٹال انڈین کانگرس نے وائسرائے ہند کو تار دیا ہے کہ نٹال میں ہندوستانی ہائی کمشنر نہ بھیجا جائے - جس ملک میں اینٹی انڈین لیجسلیشن کی حکومت ہو وہاں ہندوستان کا نمائندہ بھیجنا ہندوستان کی قومی غیرت کی توہین ہے - جب تک ہندوستان اس قابل نہیں ہوتا کہ اپنے نمائندوں کی عزت کی حفاظت کر سکے - سمندر پار کے کسی ملک میں اس کی طرف سے کوئی نمائندہ نہ بھیجا جانا چاہیئے ۔

پیرس ۲ فروری - فرانسیسی قوم پرست ملیشیا نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت کے احکام کے مطابق اسلحہ فوجی حکام کے حوالہ کر دیا جائے ۔

لنڈن ۲ فروری - آج بلجیم کے بڑے وزیر نے اپنی کیبنٹ کا استعفیٰ پیش کر دیا کیبنٹ کے پانچ سوشلسٹ ممبروں کو شکایت تھی - کہ وزیر اعظم ملک میں خوراک اور کوئلہ کی قلت کے سوال کو خاطر خواہ حل نہیں کر سکے - اسلئے وہ مستعفی ہونا چاہتے تھے

لنڈن ۲ فروری - روسی فوجیں جرمنی کے صوبہ کے برنڈن برگ میں بڑھتے جا رہے ہیں - جرمن دریائے اوڈر کے کنارے اپنی ڈیفنس لائن پر کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں - برلین کے لوگ اس امر کی تیاری کر رہے ہیں کہ اگر شہر چاروں طرف سے گھر جائے تو ان کو کیا کرنا چاہیئے - لوگ چونکہ بھاگ کر بکثرت برلین پہنچ رہے ہیں - اس لئے کھانے پینے کی چیزوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے - جرمنوں نے کونسبرگ سے نکلنے کی کئی بار کوشش کی - مگر کامیاب نہ ہو سکے ۔

کانڈی ۲ فروری - اتحادی فوجیں اراکان کے سمندری کنارے پر جزیرہ رمبری کے جنوب میں کانگاؤ کے مقام پر اتر گئیں - اور یہاں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے - جاپانی یہاں بہت زیادہ توپیں لے آئے ہیں - اور بار بار حملہ کر رہے ہیں - مگر اتحادی فوجیں مضبوطی سے پاؤں جمائے ہوئی ہیں ۔

لنڈن ۲ فروری اپنے بالٹک کے بحری بیڑہ کو پناہ دینے کے لئے جرمن کوپن ہیگن کی بندرگاہ کو استعمال کرنا چاہتے ہیں - جرمن حکام نے بندرگاہ اور اس کے آس پاس کی تمام عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے - اور چھوٹے چھوٹے جرمن جہاز یہاں پہنچنے بھی لگے ہیں ۔

لنڈن ۲ فروری - سپریم اتحادی ہیڈ کوارٹرز نے اعلان کیا ہے - کہ چار ہوائی جہاز جرمنوں کے خفیہ ہتھیار وی ۲ کے اڈوں پر حملہ کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے - وہ ہوائی جہاز بادلوں میں پرواز کرتے رہے - مگر واپس صرف